اسقدر آتا ہو کہ اگر چرس بند کردیا جائے تو دن بھر پانی کھینچتا ہے تو چاہ لبریز ہو کر زائد پانی ایک واسطہ سے خارج ہو کر چند روز مین دو سو فیٹ لمبے اور پچاس فیٹ چوڑے بند کو جسکی گہرائی بھی ۳ فیٹ سے کم نہین لبریز کردیتا ہی یہ پانی مویشی پیتے ہین یہ تو موسم سرما کی حالت ہی اور موسم گرما مین چرس چلیے یا نہ چلیے کوئین سے پانی باہر نہین آتا البتہ جسقدر کو آن خالی ہو جاتا ہے وقت چرس چلنے کے اوتنا ہی رات بھر کوئین مین پانی آجاتا ہی ماسوا اسکے پہاڑی علاقہ ہونے کے سبب ایسے کوئین قلیل ہین کہ جنکا پانی ڈول وغیرہ سے کھینچا جائے ورنہ عام کوئین زینہ دار ہین تمام لوگ اندر جاکر پانی لاتے اور بھرتے ہین بلکہ نہانا اور عام طور پر کپڑے وغیرہ دھونے کا عام رواج ہے ہان بعض موقع ایسا بھی رواج ہو کہ جس کوئین کے اندر نہاتے ہین اوس کا پانی نہین پیتے

الجواب

پانی مین فقط اوسکی سطح بالا کی پیمائش معتبر ہے عمق کا اصلا لحاظ نہین اگر اوپر کی سطح مثلا ایک ہاتھ مربع ہے اور ہزار ہاتھ گہرا ہے تو وہ ایک ہی ہاتھ قرار پائیگا اور سطح سو ہاتھ ہو اور فقط نصف ہاتھ گہرا ہی تو وہ پورا سو ہاتھ ٹھہریگا نہ کہ پچاس۔ عمق صرف اتنا ہونا چاہیے کہ لپ مین پانی لینے سے زمین نہ کھلے لہذا چاہ مذکور کی مساحت ۱۰۹۲۵ ہاتھ ہے نہ ۳۲۷۷۵ بہرحال شک نہین کہ وہ مائی کثیر ہے اوس سے وضو غسل اور اوسمین کپڑے دھونا سب جائز ہے وہ نجاست پڑنے سے بھی ناپاک نہوگا جب تک نجاست اوسکا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدل دے اور سے ۴۲ ہاتھ کہنا محض بے علمی اور اوس سے وضو و غسل ناجائز بتانا صریح نادانی ہی اور اگر واقع مین اوسکے اعتقاد مین یہی ہی کہ اس کوئین کے پانی سے وضو نہین ہو سکتا اور راو سے عمرو کو اوس سے وضو کرکے نماز پڑھاتے دیکھا اور اپنے اوسی اعتقاد پر قائم رہکر اوسکی اقتدا کرلی تو زید کی نماز نہوئی کہ اوسکے اعتقاد مین امام بیوضو نماز پڑھا رہا ہے بلکہ وہ اس سے بھی سخت تر ہے کہ اس سے نماز کو معاذ اللہ بازیچہ سمجھنا پیدا ہوتا ہو والعیاذ باللہ تعالی یہی حکم ان سب کوؤن کا ہے جنکے پانی کی سطح بالا ۲۲۵ فٹ ہو اونمین کپڑے دھونا بھی جائز ہے اور اوس سے ناپاک نہونگے اگرچہ وہ کپڑے ناپاک ہون جب تک نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے

واللہ تعالی اعلم

(بسم اللہ) **مسئلہ ۴۴** ۱۱ جمادی الاولی ۳۴ھ (الرحمن الرحیم)

کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ کوئین کا دور کی ہاتھ ہونا چاہیے کہ وہ وہ درجہ ہو اور نجاست گرنے سے ناپاک نہو بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اس مین چار قول ہین ہر ایک کی جداگانہ وجہ ہے اور تحقیق جدا ہی قول اول اڑتالیس ہاتھ خلاصہ و علمگیریہ مین اسی پر جزم فرمایا اور محیط امام

https://www.facebook.com/darahlesunnat

شمس الائمہ سرخسی و فتاوی کبرے میں اسیکو احوط بتایا سید طحطاوی نے اوسکا اتباع کیا ہندیہ میں ہے ان کان الحوض مدورا یعتبر ثمانیۃ واربعون ذراعا کذا فی الخلاصۃ وھو الاحوط کذا فی محیط السرخسی طحطاوی میں ہے الاحوط اعتبار ثمانیۃ واربعین دوم چھیالیس ہاتھ بعض کتب میں اسی کو مختار و مفتی بہ بتایا بحر الرائق میں نقل فرمایا المختار المفتی بہ ستۃ و اربعون کیلا یعسر رعایۃ الکسر اھ **اقول** ⁽¹⁰⁹⁾ یرید ان ثمہ کسر السقط او رفع تیسیرا ثم رأیت فی الفتح ماعین الرفع حیث قال ان کان الحوض مدورا فقدر بار بعۃ واربعین و ثمانیۃ واربعین والمختار ستۃ واربعون وفی الحسنات یکتفی باقل منھا بکسر للنسبۃ لکن یفتی بستۃ واربعین کیلا یتعسر رعایۃ الکسر قال والکل تحکمات غیر لازمۃ انما الصحیح ما قدمناہ من عدم التحکم بتقدیر معین اھ ای عملا باصل المذھب وقد علمت ان الفتوی علی اعتبار العشر سوم چوالیس ہاتھ اسکی ترجیح اسوقت کسی کتاب سے نظر میں نہیں۔ جامع الرموز میں ہے اما فی المدور فیشترط ان یکون دورہ ثمانیا واربعین ذراعا وقیل اربعا واربعین فالاول احوط کما فی الکبری چہارم چھتیس ہاتھ ملتقطین اسکی تصحیح کی امام ظہیر الدین مرغینانی نے فرمایا یہی صحیح ہے اور فن حساب میں بہر ہے جامع الرموز میں ہے وقیل ستۃ وثلثین وھو الصحیح المبرھن عند الحساب کما فی الظھیریۃ وفی الاولین تحقق الحوض المربع داخل المدور وفی الثالث ما یساویہ ⁂ اسی پر مولی غزی نے متن غرر میں مع افادہ تصحیح اور مدقق علائی نے درمختار اور علامہ فقیہ محاسب شرنبلالی نے مراقی الفلاح میں جزم فرمایا رد المحتار میں ہے قولہ وفی المدور بستۃ وثلثین ای بان یکون دورہ ستۃ وثلثین ذراعا وقطرہ احد عشر ذراعا وخمس ذراع ومساحتہ ان تضرب نصف القطر وھو خمسۃ ونصف وعشر فی نصف الدور وھو ثمانیۃ عشر یکون مائۃ ذراع واربعۃ اخماس ذراع اھ سراج وما ذکرہ ھو احد اقوال خمسۃ وفی الدر عن الظھیریۃ ھو الصحیح ⁽¹¹⁰⁾ **اقول تحقیق** یہ ہے کہ اوس کا دور تقریبًا ساڑھے پینتیس ہاتھ چاہیے یعنی ۳۵٫۴۴۹ تو قطر تقریبًا ۵ گز ساڑھے دس گرہ ہوگا بلکہ دس گرہ ایک اونگل یعنی ۱۱٫۲۸۴ ہاتھ بیان اسکا یہ کہ اصول ہندسہ مقالہ ۱۲ شکل ۱۲ میں ثابت ہے کہ محیط دائرہ کو ربع قطر میں ضرب دینے سے مساحت دائرہ حاصل ہوتی ہے یا قطر دائرہ کو ربع محیط یا نصف قطر کو نصف محیط میں ضرب دیجیے یا قطر و محیط کو ضرب دیکر ۴ پر تقسیم کیجیے کہ حاصل سب کا واحد ہے اور ہم نے اپنی تحریرات ہندسیہ میں ثابت کیا ہے کہ قطر اجزائے محیطیہ سے قــ ۲ لہ الطلومۃ ہے نصف قطر جــ سرمدم الیعنی محیط جس مقدار سے ۳۶۰ درجے ہے قطر اوس سے ۱۱۴ درجے ۳۵ دقیقے ۲۹ ثانیے ۳۶ ثالثے ۴۵ رابعے ہے وفق حساب الفاضل غیاث الدین جمشید الکاشی علی ما نقل العلامۃ البرجندی فی شرح تحریر المجسطی لو فرض ای ستا وخمسین مکانا ربعہ الا یمکن فی محسوبہ الا بنحو ۱۱ رابعۃ مجالجسنا اخر مربع رفعنا ای سبعا واربعین و بالجملۃ لا فرق الا فی بعض روابع وعلی ھذا الاخیر عملنا تو قطر اگر ایک ہے محیط ۳٫۱۴۱۵۹۲۶۵ ہے فلن ۳۶۰ ÷ ۳٫۱۴۱۵۹۲۶۵

ق ۵۹۱۵۵۹۱۵۷ ر ۱۱۴ تحویلہ الی المستقیم فنقدلہ الطول ہہاں سے ہمیں دو مساواتیں حاصل ہوئیں
قطر و محیط و مساحت کو علی التوالی ق ط م فرض کیجیے پس (۱) ۱۴۱۵۹۲۶۵ ر ۳ ق = ط اس لیے کہ
۱ : ۱۴۱۵۹۲۶۵ ر ۳ :: ق : ط (۲) ق ط / ۴ = م انکے بعد قطر محیط و مساحت سے جو چیز گز ہاتھ فٹ گرہ وغیرہا جس معیار سے مقدر کیجائے
اوسی معیار سے باقی دو کی مقدار معلوم ہو جائیگی جس کی جدول ہم نے یہ رکھی ہے

معلوم / مطلوب	قطر	محیط	مساحت
قطر		۳ ر ۱۴۱۵۹۲۶۵ ق	۰ ر ۷۸۵۳۹۸۱۶۲۵ ق²
محیط	ط / ۳ ر ۱۴۱۵۹۲۶۵		ط² / ۱۲ ر ۵۶۶۳۷۰۶
مساحت	ط / ۰ ر ۷۸۵۳۹۸۱۶۲۵	ط² / ۱۲ ر ۵۶۶۳۷۰۶ م	

پھر آسانی کے لیے لوگارثم سے کام کرنے کو یہ دوسری جدول رکھی اور اسمیں متممات حسابیہ سے وقت نکالکر دیے کہ بجائے تفریق کے جمع ہی رہے

معلوم / مطلوب	لوقطر	لومحیط	لومساحت
لوقطر		لوق + ۰ ر ۴۹۷۱۴۹۹	۲ لوق + ۰ ر ۸۹۵۰۸۹۹
لومحیط	لوط + ۰ ر ۵۰۲۸۵۰۱		۲ لوط + ۰ ر ۹۰۰۷۹۰۱
لومساحت	لوط² − ۰ ر ۱۰۴۹۱۰۱ / ۲	لوط² + ۰ ر ۹۹۲۰۹۹ / ۲	

یہاں مساحت معلوم ہے ۱۰۰ ہاتھ جس کا لوگارثم ۰ ر ۲ :: ۰ ر ۱۰۴۹۱۰۱ / ۲ = ۰ ر ۰۵۲۴۵۵۰ ر ۱ کہ لوگارثم ۲۸۴ ر ۱۱ کا ہے
یہ قدر قطر ہوئی نیز ۰ ر ۹۹۲۰۹۹ / ۲ = ۰ ر ۴۹۶۰۴۹ ر ۱ کہ لوگارثم ۴۹۴ ر ۳۵ کا ہے یہ مقدار دور ہوئی۔ ہمارے بیان کی
تحقیق یہ ہے کہ ۲۸۴ ر ۱۱ × ۴۹۴ ر ۳۵ = ۰ ر ۶۵۱۶۰۰ ر ۴۰۰۶ ÷ ۴ = ۰ ر ۰۰۱۶۰۰ ر ۱ کہ سو ہاتھ سے صرف ۱۶۰۰ / ۱ یعنی
۱ / ۶۲۵ زائد ہے کہ ایک انگل عرض کا ۲۴ / ۱۵۷۵ یعنی انگل کے چھبیسویں حصے سے بھی کم ہے بخلاف حساب سراج و شرنبلالیہ کہ اونکے
خیال سے ۱۶ انگل اور واقع میں تین ہاتھ سے بھی زیادہ بڑھتا ہے کما سیأتی اقول ۹۷۲ وبھذا علم ما فی البیانات الشنعۃ
فاولا ۲۹ ماکان دون ستا و ثلثین لا یزید قطرہ علی ۱۱ ذراعا بخمس ذراع فقط بل بقریب من نصف ذراع
لان ۳۶ لوغارثمہا ۲۵ ر ۵۵۶۳۰۲۵ ر ۶۱ + ۰ ر ۵۰۲۸۵۰۱ ر آ = ۲۶ ر ۵۹۱۵۰۴ ر ۱ وھو لوغارثم ۵۹ ر ۱۰ الا ینقص من النصف
الا قدر ۱۰۰۰ / ۱۶۴۱ وثانیا ۲۶ ماکان کتفہ مساحتہ علی مائۃ ذراع باکثر من ثلثۃ اذرع لا اربعۃ اخماس ذراع و
ذلک لان ۲۵ ر ۵۵۶۳۰۲۵ ر ۱ × ۲ = ۵۰ ر ۱۱۲۶۰۴۰ ر ۶۳ + ۰ ر ۹۰۰۷۹۰۱ ر ۲ = ۵۱ ر ۱۳۳۹۲ ر ۲ وھو لوغارثم ۱۳ ر ۱۰۳
وثالثا ۲۷ لو عمل بقطر ذکرہ بان رسم خط مثلہ ورسمت علی منتصفہ بعد طرفہ دائرۃ فجعل دورہا البئر مثلہا

https://www.facebook.com/darahlesunnat

لم يصح فكان ٢ر١١ الوغاريثم ٠٫٢١٨٠٩٣٦ ١ر طعفه ٠٫٠٩٨٤٣٦٠ ٠٫٠٠٠٠٦٢ + ٠٫٨٩٥٠٨٩٩ = آ ٠٫٩٩٣٥٢٥٩ ١ر وهو
لوغاريثم ٠٫٩٨٥٢ فيكون السطح اقل من مائة ذراع بذراع ونصف تقريبا وبالجملة ان اخذ الدور زاد على المطلوب
بثلثة اذرع وان اخذ القطر نقص عنه بذراع ونصف وان اريد الجمع بينهما لم يمكن. اما قول المحقق الشريف
في غنية ذوي الاحكام حيث ذكر اولا ما مر عن ش عن السراج ثم قال وبرهان ذلك انا علمنا الدور والمساحة
التي هي تكسير الدائرة فقسمنا المساحة على ربع الدور وهو تسعة فخرج القطر اربع عشر ذراعا وخمس ذراع وبرهانه
اعتبار ستة وثلثين بقسمة المساحة وهي مائة ذراع واربعة اخماس ذراع على نصف القطر فهو على ما ذكرناه اه
فاقول لفظ نصف ههنا سبق قلم وصوابه على ربع القطر لما علمت ان $\frac{ق ط}{٤}$ = م فقسمنا المعادلة على
$\frac{ط}{٤}$: ق = م ÷ $\frac{ط}{٤}$ وهي دعواه الاولى وثانيا قسمناها على ق ∴ ط = م ÷ $\frac{ق}{٤}$ وهي دعواه الاخرى
هذا اسهل وانما الشأن في تعيين هذه المقادير وما القصد الا ابداء مقدار دور يكون حتما مائة ذراع فليس
ما يليه الاهنه **فاولا** كيف عدل عنها الى ما يزيد عليها باربعة اخماس ذراع **وثانيا** بنيتم برهان اعتبارهذا
الدور على قدر القطر وبرهان اعتبار هذا القطر على قدر الدور وهذا دور **وثالثا** بنيتم المساحة تبعا للسراج
على الدور والقطر وهذان دوران اخران لكن الامر ان السراج بنى الامر على الاستقراء فقرب تقريبا واذا تقرر
هذا فابانة القطر من الدور والمساحة او الدور من القطر والمساحة ارادة تحقيق ما تقرر او البرهان على ذلك وبالله التوفيق
هذا وما ذكر القهستاني من وقوع مربع عشر داخل دائرة محيطها ثمانية واربعون او اربعة واربعون **فاقول**
له وجه في الاول فيقع فيه الغة وان لم يقع على مصطلح الفن من ان يماسها جميع زواياه وذلك لان المربع الواقع في محيط
ثمانية واربعين ضلعه اطول من عشرة فلا يمكن ان يماسها اكثر من زاويتين من المربع اما في الثاني فلا وجه له اصلا
فليقع مربع اء في دائرة اب ج ء على مركزه و ولو = ٠٫٤٤٣٤٣٥٢٧ ١ر + ٠٫٦٤٥٠٢٨٥٠١ آ = ٠٫٧٤٦٣٠٢٨ ١ر اه هذا

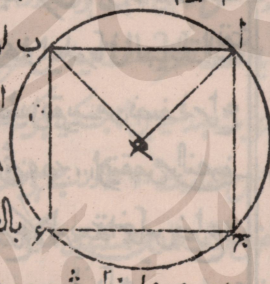

ب لو القطر ٦ـ ٠٠٠ ٣٠ ١ر = ٠٫٥٢ ٠٫٨٤٥٢٧٤٢٨ هذا الوتر نصفه اه ثر في مثلث اهب
القائم الزاوية اه : جيب ب وهي مة جيبها ٠٫٨٤٩٤٨٥ آ ٠٫٨٤٩٤٨٥ :: اب : ع ∴
٠٫٨٤٥٢٧٤٢٨ ـ ٠٫٨٤٩٤٨٥ آ = ٠٫٩٩٥٨٧٨٧٨ هذا الوتر وان شئت
بالعروسي فضعف لواه ٦٩٠٥٣٤٥٦ واعدادها ٢٨٥٣٩٤٠٣ ٤٩ ضعفه
٩٨٠٧٨٩١٣٦ لوغاريثم ٧٨٥٦ ١ر ٩٩١٥٧ ١ر نصفه ٠٫٩٩٥٨٧٨٧٨ ر. مثل ما مر وهو لوغاريثم ٩٥٩٠٣٠ ٩ر هذا اقرب الضلع
ولم تبلغ عشرا كما ترى ثم المساحة ٩٨٠٧٩ اقل من مائة بنحو ذراعين لما علمت انها ضعف مربع اه وضعف مربع

https://www.facebook.com/darahlesunnat

نصف القطر هي مساحة المربع لان مساحة مربع ضلع اب وهو ضعف مربع ام بالعروسي فيقع فيها مربع عشر في

تنبيه رد حكم العلامة الشرنبلالي ببطلان سائر الاقوال سوى الربع حيث قال والصواب كلام الظهيرية والبدائع عند الى غير ذلك وقال فالزام قدر يزيد على الستة والثلثين لا وجه له على التقدير بعشر في عشر عند جميع الحسابات **اقول** وقد اشار الى الجواب عما يتوهم ان فيها قولين صحيحين بل الثاني مزيف بطرائق الفتوى فكيف يمنع المصير اليه بل ينبغي التعويل عليه وذلك ان المفتى به المعتمد هو التقدير بما ثة والاقوال جميعا انما تروم ومبنى ذلك على الحساب دون التفقه اللغة مضت التي لا قول لنا فيها لا سيما على خلاف الفتوى فالزام الحساب لا يلتبس فاذا علمنا قطعا ان الصواب هذا وجب ان يكون هو سواء غير ان قدوة الرياضيين العلامة عبد العلي البرجندي رحمه الله تعالى حاول في شرح النقاية توجيه قولي ٤٨ و ٤٩ عاثر يا لهذا الكبرى والذي رأيته في شرح القسطاس ان في الكبرى جعل الاول هو الاحوط والله تعالى علم وكانه لم يقع له قول ٤٩ فقال لتحقيق الكلام هنا متوقف على ثلثة مقدمات الاولى ان مربع وتر القائمة في مثلث يساوي مجموع مربعي ضلعيها وان محيط الدائرة لاربع من ثلثة امثال قطرها بسبع قطرها او انه اذا كانت مساحة دائرة معلومة وقسمت بالحد عشر قسما متساوية وزيد ثلثة اقسام منها على مجموع المساحة واخذ جذر المجموع يكون قطر الدائرة كذا ذكر مبرهنا في علمي الهندسة والحساب فنقول اذا كان كل من ضلعي الحوض المربع عشر اذرع كان مجموع مربعي الضلعين مائتين وجذرها اربعة عشر ونصف عشر تقريبا وهو مقدار الخط الواصل بين الزاويتين المتقابلتين وهو اطول الامتدادات الممكنة في المربع المذكور للمقدمة الاولى فاعتبر في الفتاوى الكبرى ان يكون قطر الحوض المدور مساويا لاطول الامتدادات المفروضة في الحوض المربع ليمكن وقوع مربع بالشرط المذكور داخل الحوض المدور ولا يكون البعدان جزئين متقابلين من محيط المدور في شيء من المواضع اقصر واطول امتدادات للمربع فيكون محيط الحوض المدور ثلثة امثال ذلك الامتداد اي سبعة اعني اربعا وعشرين ذراعا واربعة اعشار وثلثي عشر للمقدمة الثانية ولما كان الكسر الزائد اقل من النصف اسقط وكما هو عادة اهل الحساب وصحة الخارجة اعتبر ايضا اعتبر الكبرى لكنه امر يتدانق في الحساب فاخذ الكسر الزائد واحدا للاحتياط فاخذ الامتداد الاطول خمسة عشر ذراعا اعتبارا لكون قطر المحيط سبعا واربعين ذراعا وسبع ذراع فاعتبر ثمانيا واربعين تتميما للكسر والقاضي الامام ظهير الدين اعتبر ان تكون مساحة الحوض المدور مساوية لمساحة المربع فيكون الماء فيه مساويا لماء المربع وتشبه ان يكون هذا ما خوذا مما نقل عن محمد بن ابراهيم البيلماني على ما مر فنقول كانت المساحة مائة قسمناها باحد عشر قسما كان كل قسم تسعة وجزء من احد عشر فاذا زدنا ثلثة امثالها على الدائرة حصل مائة وسبعة وعشرون وثلثة اجزاء من احد عشر وجذره يكون احد عشر خمسا ونصفا بالتقريب وهو قطر دائرة مساحتها مائة المقدمة الثالثة وثلثة امثاله سبعة اعني محيط الحوض المدور فيكون خمسا وثلثين ذراعا ونصف ذراع

https://www.facebook.com/darahlesunnat

الا نصف عشر فاعتبروا هذا الكسر واحدا واخذوا المحيط ستا وثلثين وانما اوردنا هذه المباحث ليظهر وجه صحة اقوال هؤلاء الائمة وانه ليس شئ منها كما توهم بعضهم غلطا ظاهرا بحا وكم من عائب قولا صحيحا اه **اقول** رحمه الله تعالى وشكر سعيه فقد جاد عن اقوال الجماعة ومحصل ان كلام الظهيرية مبني على اعتبار المساحة وسائر الاقوال على اشتراط الامتداد الطول والعرض وهما قولان معروفان في المذهب وان كان عندنا المعول على الاول كما بيناه في الفصل الثالث من كتابنا النهية الا نقي ويؤيده ان صاحب الخلاصة قال ههنا الحوض الكبير مقدر بعشر في عشر وصورته ان يكون من كل جانب عشرة اذرع وحول الماء اربعون ذراعا ووجه الماء مائة ذراع هذا مقدار الطول والعرض اه فلم يكتف بقوله ووجه الماء مائة بل بين الطول وفصل العرض واظهر الدرر ثم ذكر الوجه وان اختار فيما بعد في جنس النهر اعتبار المساحة حيث قال ان كان الماء له طول وعمق وليس له عرض كانهار بلخ ان كان بحال لو جمع يصير عشرا في عشر يجوز التوضي به وهذا قول ابي سليمان الجوزجاني وبه اخذ الفقيه ابو الليث وعليه عتماد الصدر الشهيد وقال الامام ابو بكر الطرخاني لا يجوز وان كان من ههنا الى السمرقند وعند من لا يجوز يحفر حفيرة ثم يحفر نهيرة فيجعل الماء في النهيرة الى الحفيرة فيتوضؤ من النهيرة فلو وقعت فيها النجاسة يتنجس عشرة في عشرة والمختار انه لا يتنجس لانه ما يتنجس بالحوض الكبير اه **اقول** وبه ظهر الجواب عن ايراد الشرنبلالي فان الحنا انما قطع بذلك عند اعتبار المساحة واشتراط الامتدادين الطول والعرض بل قطع عند ذلك بوجوب النزح على ٤٤ فصلا عن ٣٦ كما تقدمت الاشارة اليه ويوضحه ان ليس المراد الامتدادان كيفما وقعا بل محيطين بقائمة والا لم يتساو الطول والعرض ولا ذلك لكون مثلث كل ضلع منه عشرة اذرع مع انهم نصوا فيه على وجوب ان يكون كل خمسة عشر ذراعا وخمسا كما في السراج الوهاج والزهر المنضير للعلامة الشرنبلالي وقد قال البرجندي المراد بذلك انه يكون كل من الاطراف الاربعة عشر اذرع وزواياه الاربع قوائم اذ لو لم تكن الزوايا كذلك لم يعتبر اه ولا يمكن وقوع مثلث قائم الزاوية في دائرة الا في نصفها اذ لو كانت القطعة ازيد كانت الزاوية حادة او انقص كانت منفرجة (٣٠ من ٣ من اقليدس) وحينئذ وتر القائمة قطر الدائرة فاذا كانت كل ساق عشرا كان جذر القطر مائتين وهو ١٤١٤٢١٣٥٦٨٠٩٥٠٤٨٨ وبالتدقيق ١٤١٤٢١٣٥٦٢٣٧٣٠٩٥٠٤٨٨ فاذا كان هذا قطر الدائرة لو غا رثم ١٥٠٥١٥٠ ر ٤١ + ٩٩٤٨٧١٤ = ٦٤٧٦٦٤٩ ر ١ وهو لو غا رثم ٤٤٤٢٩ ر ٤٤ فيكون المحيط اكثر من ٤٤ وذلك ما اردناه **اقول** وبه تبين وجه ما طوى بيانه العلامة البرجندي انه اذا اختير وقوع المربع داخل المدور وان لا يكون قطرها اقصر من اطول امتدادات المربع اعني قطرها فان المقصود هو الامتداد الضلع المفروض عشرة دون القطري ووجهه ان ذلك الامتداد الضلع ضلعا لقائمة وستا

https://www.facebook.com/darahlesunnat

للضلع الاخر لا يقع في دائرة الا اذا كان قطرها وترا للمثلث ولا يقع الا في نصف الدائرة فاذا رسم مثله في النصف الاخر تم المربع وظهر وقوعه فيها **واقول** بوجه اخر مربع كل ضلع منه عشرة اذا

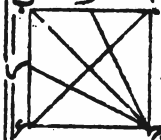

وقعت النجاسة في احد زواياها مثل ح ووصلنا اء فالنصف المقابل لها وهو مثلث اب ء يحيط به خط اب ب ء وكل نقطة تفرض عليهما يكون بعدها من النجاسة عشرة او اكثر فبعد كل من اء عشرة ثم لا يزال يزداد حتى يكون البعد على نقطة ب اكثر من اربعة عشر ذراعا مما تقدم وهذا شان المربع الذي ماؤه في الشرع كثير فان كان الحوض مدورا وجعلنا قطره عشرة نظرا الى انه البعد المطلوب كما توهم للتوهم فلتكن الدائرة و

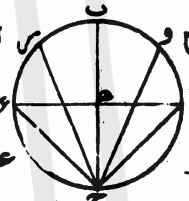

اب ء على مركزه ح وقعت النجاسة عند ح فاخرجنا قطر ح ب واقمنا عمودا عليه ا قطرا ء فالنصف المقابل لموقع النجاسة اب ء وابعد نقاطه منه ب وهو عشرة اذرع فجميع النقاط لا تزال تقرب من ح ويكون اقرب الكل اليه نقطتا اء (٧ من ٣ من اقليدس) فلم تنسع الدائرة على منوال المربع المطلوب بل على ضده وعكسه فيجب ان يكون اقرب النقاط الى ح وهما اء كل بفصل عشرة وح فيكون شان الدائرة شان المربع سواء بسواء ان بعد كل من اء عشرة ثم لا يزال يزداد حتى يكون البعد على ب واذن يكون قطر الدائرة هو وتر المثلث فيكون اء اعني ح ب اكثر من اربعة عشر ذراعا مما تقدم وثبت وقوع المربع في الدائرة **اقول** ومن ههنا ظهرت ثلثة امور اخر **الاول** لقريحتي قول ٩٨ لان فيه نقصا من المطلوب كما علمت والمقادير المقدرة لا يعمل فيها بالاسقاط **الثاني** ٩٩ حيث ان القطر ١٤٢ر١٤ ففي جعله ١٥ بالرفع مجازفة كثيرة كما في قول ٨ وفي جعله ١٤ بالاسقاط نقص من المقصود وهو لا يسوغ فكان العدل التوسط بينهما وهو جعله ١٤ر٣ ثلثة امثاله ٤٣ر٣ وسبعة ذراعان وكسر فالمجموع اكثر من خمسة واربعين ذراعا ونصف والكسر اذا زاد على النصف بزواذا بلغ النصف فخذ واحدا كما هو عادة الحساب فاعتبر المحيط ١٠٠ **الثالث** ١٠١ ظهر قول الفتح ان في الحساب يكفي باقل منهما بكسر الكسر يفتي بستة واربعين كيلا يتعسر رعاية الكسر الخ وظهر وجه الافتاء به لان اعدل الاقوال لا تقتير ولا اسراف ولا تقصير ولا اجحاف هكذا ينبغي ان يفهم كلام العلماء الكرام والحمد لله ولي الانعام ولا يذهبن عنك ان كل ذلك بناء على اشتراط الامتدادين والصحيح المأخوذ المعتمد القصر على المستقاد فلذلك كان التحويل على ما مر في الظاهرية وللملتقط والذخيرة مع ما فيه من تقريب فان شئت اقرب شئ الى التحقيق فقد اذناك وبالله التوفيق **تنبيهات** (١) **اقول** مقدمة البرجندي الثالثة مبنية على الثانية لما علمت ان قط = م فاذا كان ق ط :: ٧ : ٢٢ كان $\frac{22}{7}$ ق = ط = $\frac{22}{28}$ ق

https://www.facebook.com/darahlesunnat

بل $\frac{11}{12}$ ق^2 = ٢٥ر١٤ ق^2 = ٢٥ر١٤ ق = $\frac{14}{25}$ ق وهو المطلوب وقد علمت انه تقريب بعيد ولكن لا يخل بالمقصود فان على التحقيق ق : ط :: ٧ : ٢٢ فالخ $\frac{21}{99}$ ق = ط فالخ $\frac{21}{99}$ ق^2 = ٢٥ر١٤ ق = $\frac{14}{25}$ ق فلو فارش المستاجر في لو ٢٨ ـ لو الخ $\frac{21}{99}$ ولو ٢٨ = ١ر٤٤٧١٥٨٠ والاخر ٣٤٣٢٤٧٩ر١ حاصل التفريق ٩١٠٤٠١ر١ مثل ما قدمنا في جدولنا يجمع فيه لو المستاجر ونصف الحاصل لكل القطر فكان القطر ما قدمنا ٢٨٤ر٢ والمحيط ٤٤٩ر٣٥ خمسة وثلثين في كسر الا يبلغ النصف وهو حاصل حساب البر جندي فرفع الكسر لما علمت ان الاسقاط في المقادير باطل فكان الدور ٣٦ وهو المقصود ($\frac{22}{7}$) كون القطر من المحيط $\frac{7}{22}$ ليس مبرهنا عليه في الحساب بل لم تعلم الى الان النسبة بينهما تحقيقا انما عملوا بالاستقراءات والتقريبات فكذا ما يبتنى عليه من ان ق = $\frac{14}{25}$ ق فقوله كذا لك مبرهن في الهندسة والحساب تسامح ($\frac{22}{7}$) في اسقاط الكسر الزائد هنا وان كان في قدر من النصف ما قد علمت ($\frac{99}{314}$) القول الرابع مبني قطعا على ما في الظهيرية ايضا عن محمد المبدأ انه ان كان بحال لو جمع ما فوقه يصير عشرا في عشر لبنائه الامر على المستاجر فقط من دون اعتبار العرض فليس هذا الحال يشبه (٥) قال في الدر وفي الثلث من كل جانب خمسة عشر وربعا وخمسا وفي بعض النسخ وخمسا واعترض بان الحساب يقتضي فلا معنى للتردد واختار تبعا للنوح افندي الربع وان المستاجر مائة ذراع وثلثة ارباع ذراع وشئ قليل لا يبلغ ربع ذراع **اقول** بل واسدس مسدس ذراع كما ستعلم فجعل ش نسخة او اصوب **اقول** فاذا النسخة الواوحظ من صواب وليس كذلك وبناها على الاختلاف في التعبير فان نوسا عبر بالربع والسراج والشرنبلالي بالخمس واختار تبعا لهما الخمس وان المستاجر مائة ذراع وشئ قليل لا يبلغ عشر ذراع **اقول** لا يبلغ بل يقاربه كما ستري قال وعلى التعبير بالربع يبلغ نحو ربع ذراع **اقول** بل اكثر من ثلثة ارباعه وذلك ان ط عن افندي وشئ من السراج نقلا مرارا مسلمة انه ضرب احد جوانبه في نفسه فما حصل اخذ ثلثة وعشر فهو مستاجر **اقول** وهذا وان كان فيه ما ستعرف فالعمل به على تعيين الاول ان تاخذ ثلث المربع وعشره مع الكسر وهو الذي عملنا به مع قولهما فما حصل الخ ولذا قال السراج في مربع خمسة عشر والخمس ان ثلثه على التقريب ٧ ٧ ولو اخذ الصحيح فقط لكان ثلثه تحقيقا وقال نوح في مربع خمسة عشر والربع ان ثلثه ٧ ٧ ونصف ذراع وسدس ثمنه وعشره ٢٣ وربع ونصف ثمن عشر وما ذلك الا باعتبار الكسر والثاني العمل على ما صح فقط فعلى الاول مربع ٢ر١٥ = ٠٤ر٢٣١ ثلثه ٧٧ر٧١٣ وعشره ٠٤ر٢٣١ مجموعهما ١١ر١٠٠ او هو اكثر من العشر وربع ٢٥ر١٥ = ٦٢٥ر٢٣٧ ثلثه ٧٧ر٨٠٣٥ وعشره ٦٢٥ر٢٣٧ مجموعهما ٠٠ر٧٧٧٨ وهو اكثر من ٧٥ر

https://www.facebook.com/darahlesunnat

وعلى الثانى ٢٣١/٣٢ = ٧٧ وعشر ١ر٢٣ مجموعهما ١٠٠ر١ فقد بلغ العشر و ٢٣٢/٣٢ = ٣ر٧٧ وعشر ٢ر٢٣ مجموعهما ٥ر١٠٠ وهو نصف بل اكثر لان ٣ دائر ثم اقول التحقيق ان الكسر اقل من الخمس بربع لقلة التفاوت جدا وليكن مثلثا متساوى الاضلاع اذ فيه الكلام كما سمعت من قول الدرعى كل جانب كذا فكل زاوية منه سدس الدور ومساحة كل مثلث نصف مسطح العمود والقاعدة وهى ههنا مثل سائر الاضلاع اخرجنا على ب ج عمود ا ء ففى مثلث ا ء ح القائم الزاوية ا ح : ع :: ا : جيب ج ولنسم ا ح الضلع ض وا ء العمود ع وذلك الجيب منحط لكونه جيب السدس حس فبحكم التناسب ض جس = ع م وحيث ان ض/٢ = ١٠٠ ∴ ض جس = ٢٠٠ بل ض٢ = ٢٠٠ جس/ض ∴ ض = ٢٠٠ جس/ض ولو ٢٠٠ = ٣٠٠ر١٠٣٠٠ر٢ ولو جس ٩٣٧٥٣٠٦ر٠ تحاصل الطرح ٢ر٣٦٣٤٩٩٤ نصف ١٨١ر٧٤٩٧ اذا هذا لو ض فهو ١٩٦ر١٥ اكسر الاقل من ٢ر ثم لو ض + لو جس = ١١٩٢٨٠٣ر١ اذا هذا لو ع فهو ١٣ر١٦٠٧٣٩٤ ثم لو ض + لو ع = ٣٠٠ر١٠٣٠٠ر٢ طرحنا منه لو ٢ بقى .....ر٢ وهو لو ١٠٠ تماما من دون زيادة ولا نقص فلوجه آخر فى استعلام ض حيث ان مربع نصف الشئ ربع مربع الشئ فبالعدد سوى ع٢ + ض٢/٤ = ض٢ ∴ ٣ ض٢/٤ = ع٢ وبالعكس ض = ٢٠٠ ∴ ض ٣ ض٢/٤ = ٢٠٠ بل ٣ ض٢/٤ = ٢٠٠/ض ∴ ٣ ض٣/٤ = ٤٠٠٠٠/ض ∴ ٣ ض٤ = ١٦٠٠٠٠ بل ض٢ = ١٦٠٠٠٠/٣ لو المقسوم ١٢٠٤٢٠٠ر٥ - لو المقسوم عليه ٣٤٧٧١٢١٣ر٤ = ٢٦٩٩٨٧ر٤ بعجه ٧٤٩٧ر١٨١ر١ مثل الحساب الاول سواء اقول وبه ظهر ما فى مؤاخذة المتأخرين المذكورة اذ حاصله ان ٣ ض٢/٤ = ١٣ ض٢/١٥ = ٢ م وقد علمت ان ض ٣ ض٢/٤ = ٢ م فهما متساويان وقسمنا هما على ض ∴ ١٣ ض/١٥ = ٣ ض٢/٤ ∴ ١٦٩ ض٢/٢٢٥ = ٣ ض٢/٤ ∴ ٦٧٦ ض٢ = ٦٧٥ ض٢ وهو محال اى ان ٢٣١ر٢٣٢ = ٠ نعم لا بأس به فى التخمين ويختص بهذا القسم من المثلث وما ذكرناه اولا ثم اقول هذا الذى ذكر فى متأخرة المثلث انما يبتنى على القول المعتمد من اعتبار المتأخرة وحدها اما على القول الآخر من اعتبار الامتدادين فلا بد ان يكون كل ضلع اكثر من احد وعشرين ذراعا ونصف ذراع بكسر قريب جزء من احد وعشرين جزء من ذراع وذلك لانه يجب وقوع ربع عشر فى المثلث كما علمته فى الدائرة فليكن ح المربع ٣ منا على ٢ منه مثلا مثلث ا ب ٢ متساوى الاضلاع واخرجنا ب ٢ ح ر حتى التقيا على آ واخرجنا آ ٢ ح ر حتى التقيا على ح فمثلث آ ب ح هو المطلوب اما الالتقاء فلانا اذا وصلنا ا ح كانت زاوية ب ح ر جزء قائمة ٢ ح ر وزاوية ا ح ر جزء آ ٢ ح ثلثى القائمة فقد خرجا من اقل من قائمتين واما ان ا ب ح المثلث المطلوب فلان زاويتى ٢ ا ء ح متساويتان بالمأمونى فباسقاط قائمتى ٢ ء ر ٢ ح تبقى ر ٢ ا ح ح متساويتين

https://www.facebook.com/darahlesunnat

وفی ہذین المثلثین زاویتا ر وح قائمتان وضلعا ر ہ ہ ح متساویان فزاویتا ا و ح متساویتان (۲۰ من اولی الاصول) وحیث ان ب ثلث قائمۃ والمجموع کقائمتین (۳۲ منہا) فالکل متساویۃ وتوجد اخصر حیث ان ب ہ ء ثلثا قائمۃ و ء ہ ح تمامہا الی قائمتین (۱۳ منہا) فباسقاط القائمۃ منہا تبقی ح ہ ح ثلث قائمۃ فباسقاطہا مع ح القائمۃ من مثلث ہ ح ح تبقی ح ثلثی قائمۃ وکذلک ء فالزوایا الثلاث متساویۃ فکذا الاضلاع الثلاث والا لاختلفت الزوایا (۱۸ منہا) فمثلث ا ب ح المار بزوایا المربع الاربع متساوی الاضلاع وذلک ما اردناہ فاذن فی مثلث ہ ح ح القائم الزاویۃ ہ : ع : : ہ ح : جیب السدس وہ ح ۱۰ بالفرض ۱۰۰۰۰۰۰۰۰ ۱۰٫ ۶-۳۰۶ ۹۳۷۵ ء آ = ۱۰٫۰۶۲۴۶۹۴ وھو لوغارثم ۱۱٫۵۴۷ ء ہذا مقدار ہ ح وقد کان ب ہ ۱۰٫۰۷ ب ح ۲۱٫۵۴۷ وذلک ما اردناہ واللہ تعالٰی اعلم وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم ابدا اٰمین والحمدللہ رب العٰلمین

مسئلہ ۴۵

۲ جمادی الآخرہ ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وضو نہر سے افضل ہے یا حوض سے بینوا توجروا

الجواب

وضو نہر سے افضل ہے مگر کسی مصلحت خاصہ کے باعث۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کسی معتزلی کے سامنے اوسے غیظ پہنچانے کو حوض سے وضو افضل ہے کہ معتزلہ اسے ناجائز جانتے ہیں فتح القدیر میں ہے فی فوائد الرستغفنی التوضی بماء الحوض افضل من النھر لان المعتزلۃ لایجیزونہ من الحیاض فیرغمہم بالوضوء منھا اھ وھذا انما یفید الافضلیۃ لھذا العارض ففی مکان لایتحقق النھر افضل اھ۔ **اقول** اس مصلحت سے اہم دفع تہمت ہے کہ معاذ اللہ لوگوں کو اسپر اتباع معتزلہ کا گمان ہو اوسکے دفع کیلئے ایسا کرے اسکی نظیر مسح موزہ ہے کہ رافضی خارجی ناجائز جانتے ہیں اگر کسی کو اسپر گمان خروج ہو تو اوسکے دفع کو مسح موزہ افضل ورنہ فی نفسہ پاؤں دھونا افضل درمختار میں ہے الغسل افضل الا للتہمۃ فھو افضل ردالمحتار میں ہے لان الروافض والخوارج لایرونہ وانما یرون المسح علی الرجل فاذا مسح الخف انتفت التہمۃ بخلاف ما اذا غسل فان الروافض قد یغسلونہ تقیۃ فیشتبہ الحال فی الغسل فیتہم افادہ ح **اقول** رافضی تقیہ سے سب کچھ کر لیتے ہیں یعنیں وہابی مجالس میلاد مبارک میں جائیں قیام کریں گیارھویں شریف کی نیاز میں حاضر ہوں پلاؤ کھانے کو موجود اور دل میں شرک و حرام۔ لہذا ہمیں نفی تہمت خروج سے تصوف کی قابلیت ماذکرہ الشارح نقلہ القہستانی عن الکرمانی ثم قال لکن فی المضمرات وغیرہ ان الغسل افضل وھو الصحیح کما فی الزاھدی اھ وفی البحر عن التوشیح ھذا مذھبنا وقال الرستغفنی المسح افضل اھ **اقول** ھذا سبق نظر انما نقل عن الکرمانی التخییر بین الغسل والمسح ونقل اولویۃ المسح عن الذخیرۃ ثم ھو لایمس ما ذکر الشارح فان کلامہ عند وجود التہمۃ والذی فی الذخیرۃ وغیرھا اولویۃ المسح حکما مطلقا وعلیہ یرد التصحیح المذکور

یتنجس معا لاباً السریان علی انہم اذا لم یفرقوا بین القلیل والکثیر بلزمھم المجاورۃ ایضا تنجیس البحر الکبیر برشح